

شرح : آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور ایسا سیل بہ نکلا کہ میرے مکان کی ہر شے تلپٹ ہو گئی۔ جہاں دروازہ تھا، وہاں بلے کا ڈھیر لگ جانے سے وہ پٹ گیا اور جہاں دیوار تھی، اس میں شکاف پڑ گئے اور اندر آنے جانے کے راستے پیدا ہو گئے۔ گویا دروازے دیواریں بن گئے اور دیواروں نے دروازوں کی شکل اختیار کر لی۔

دیکھیے دو لفظوں کے الٹ پھیر سے کتنا وسیع مضمون اور کس خوش اسلوبی سے پیش کر دیا۔

۳۔ لغات۔ نوید : خوشخبری۔

مقدم : آمد، تشریف آوری۔

شرح : میرے گھر کے دیوار و در کا جو سایہ پڑ رہا ہے، اسے سایہ نہیں سمجھنا چاہیے، بلکہ محبوب کی تشریف آوری کی خبر پہنچی تو در و دیوار پیشوائی اور خیر مقدم کے لیے چند قدم آگے بڑھ گئے۔

معلوم ہے کہ خاص ہستیوں کا استقبال ہمیشہ چند قدم آگے بڑھ کر کیا جاتا ہے چنانچہ مرزا کے در و دیوار بھی سایے کی شکل میں آگے بڑھ گئے۔

۴۔ لغات۔ ارزانی : سستاپن۔

شرح : اے محبوب! تیری شراب دیدار اس قدر سستی اور عام ہو گئی ہے کہ اس سے تیرے کوچے کا ہر در و دیوار مست ہو گیا ہے۔

محبوب کوچے میں آتا ہے تو ہر گھر یعنی اس کے ساکن جلوۂ دیدار سے شاد کام ہوتے ہیں۔ یہ شراب ان پر مستی طاری کر دیتی ہے، لہذا یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ جسے دیکھیے، وہ اسی شراب سے بخود نظر آتا ہے۔

۵۔ لغات۔ متاع : مال و اسباب

شرح : اے محبوب! اگر تجھے انتظار کا سودا خریدنا منظور ہے تو آ اور دیکھ

تیرے گھر کے در و دیوار پر ایسی دکانیں آراستہ ہو گئی ہیں، جن میں صرف نظر کا مال بھرا